

## کیا والدین بچے کی رقم استعمال کر سکتے ہیں؟

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر والد نابالغ بچے کے سیونگ اکاؤنٹ میں رقم ڈالتے رہتا ہوں تو کیا وہ خود اس رقم کو استعمال کر سکتا اور کیا وہ اس رقم سے اسی بچے کے لیے چیزیں خرید سکتا ہے۔ اور اس پر زکوٰۃ کون دے گا۔

سائل: شاہد (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

اگر والد کا بچے کے اکاؤنٹ میں رقم ڈالنا بچے کو دینے (مالک بنانے) کے لیے ہے تو اس کے اکاؤنٹ میں ڈالنے سے بچہ اس رقم کا مالک ہو جائے گا کیونکہ اگر نابالغ کا ولی بچے کو بہہ کرے تو قبضہ کی بھی ضرورت نہیں فوراً بہہ تام ہو جائے گا اور بچہ مالک ہو جائے گا۔ اب والدین اس رقم کو اپنے پر استعمال نہیں کر سکتے۔ ہاں اس رقم سے بچے کے لیے چیزیں لے سکتے ہیں۔

جیسا کہ بحر الرائق میں ہے: "وَهَبَةُ الْآبِ لِطِفْلَةٍ تَتِمُّ بِالْعَقْدِ لِأَنَّ قَبْضَ الْآبِ يَنْوِبُ عَنْهُ" والد کا نابالغ کے لیے بہہ صرف عقد سے پورا ہو جائے گا کیونکہ والد کا قبضہ بچے کے قبضے کے قائم مقام ہے۔

("البحر الرائق"، کتاب الہبہ، ج ۷، ص ۴۹۰، ۴۸۹)

اور ایسے ہی تبیین الحقائق میں ہے: "وَهَبَةُ الْآبِ لِطِفْلَةٍ تَتِمُّ بِالْعَقْدِ لِأَنَّ فِي قَبْضِ الْآبِ فَيَنْوِبُ عَنْ قَبْضِ الصَّغِيرِ؛ لِأَنَّهُ وَلِيُّهُ فَيَشْتَرِطُ قَبْضُهُ"

(تبیین الحقائق کتاب الہبہ ج 5 ص 95)

اور بہار شریعت میں ہے: جو شخص نابالغ کا ولی ہے اگرچہ اس کو نابالغ کے مال میں تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو یہ جب کبھی نابالغ کو بہہ کر دے تو محض عقد کرنے سے یعنی فقط ایجاب سے بہہ تمام ہو جائے گا بشرطیکہ شے مہبوب و اہب یا اس کے مودع کے قبضہ میں ہو۔ معلوم ہوا کہ باپ کے بہہ کا جو حکم ہے باپ نہ ہونے کی صورت میں چچا یا بھائی وغیرہما کا بھی وہی حکم ہے بشرطیکہ نابالغ ان کی عیال میں ہو۔

(بہار شریعت ج 3 حصہ 14 ص 77 مکتبہ المدینہ)

اور والدین کا اس رقم کو بلا حاجت استعمال کرنا جائز نہیں جیسا کہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے؛ اَنَّ غَيْرَ الْمَأْكُولِ لَا يُبَاحُ لَهُمَا إِلَّا لِحَاجَةٍ" غیر ماکول چیز (بچے کو دی گئی) اسے والدین کے لیے استعمال کرنا مباح نہیں مگر حاجت کے وقت۔

(درمختار مع ردالمحتار کتاب الہبہ ج 5 ص 696)

اور بہار شریعت میں ہے؛ اگر قرینہ سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ خاص اسی بچے کو دینا مقصود ہے تو والدین نہیں کھاسکتے مثلاً کوئی چیز کھا رہا ہے کسی کا بچہ وہاں پہنچ

گیا ذرا سی اُٹھا کر بچہ کو دیدی یہاں معلوم ہو رہا ہے کہ والدین کو دینا مقصود نہیں ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کھانے کی نہ ہو وہ نابالغ کودی جائے تو والدین کو بغیر حاجت استعمال درست نہیں۔

(بہار شریعت ج 3 حصہ 14 ص 79 مکتبہ المدینہ)

اگر ولی نے رقم نابالغ کی ملک میں کردی تو اس رقم کی زکوٰۃ کسی پر نہیں کیونکہ نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ کمافی کتب المتون۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 1-7-2018

QASIM

## Can parents use their children's money?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

### QUESTION:

**What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: If the father deposits money into the savings account of his non-bāligh child, then can the father himself use this money and can he purchase items for the child using this money, also who will give Zakāh on this money?**

Questioner: Shahid from England

### ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

If the depositing of money into the child's saving account is done so by the father in order to give it to the child (to provide them with ownership), then by depositing money into the account, the child will become the owner of this money. This is because if the guardian of a non-bāligh gifts the child something, then acquisition is not even required; [the enactment of] gifting will immediately become complete and the child will become the owner; now the parents cannot use this money for themselves. Yes, items can be purchased for the child using this money.

Just as it is stated in al-Bahr al-Rā'iq –

"وَهَبَةُ الْآبِ لِطِفْلِهِ تَتِمُّ بِالْعَقْدِ لِأَنَّ قَبْضَ الْآبِ يَنْبُؤُ عَنْهُ"

"The [enactment of the] father's gifting for a non-bāligh will be complete only with [the enactment of] a contract, because the father's acquisition is in place of the child's acquisition."

[al-Bahr al-Rā'iq, vol 7, pg 489-490]

Similarly it is stated in Tabyīn al-Haqā'iq –

"وَهَبَةُ الْآبِ لِطِفْلِهِ تَتِمُّ بِالْعَقْدِ لِأَنَّهُ فِي قَبْضِ الْآبِ فَيَنْبُؤُ عَنْ قَبْضِ الصَّغِيرِ؛ لِأَنَّهُ وَلِيُّهُ  
فَيُشْتَرَطُ قَبْضُهُ"

[Tabyīn al-Haqā'iq, vol 5, pg 95]

It is stated in Bahār-e-Sharī'at that even though the guardian of a non-bāligh is not permitted to use the child's wealth, even then whenever they gift something to the child, just from the mere contracting, meaning, offering [the gift], the [enactment of] gifting is complete. This is on the condition that the item to whom it was gifted is [originally] in the hands of the person who gifted it or who it is deposited with [i.e. the one who is looking after it]. One comes to know that the ruling of gifting for the father is the same as it is for paternal uncles, brothers, etc when there is no father, on the condition that the non-bāligh child is in their care.

[Bahār-e-Sharī'at, vol 3, part 14, pg 77]

It is not permissible for the parents to use this money unless there is a need, just as it is stated in Durr Mukhtār ma' Radd al-Muhtār,

"أَنَّ غَيْرَ الْمَأْكُولِ لَا يُبَاحُ لَهُمَا إِلَّا لِحَاجَةٍ"

"It is not permissible for the parents to use the item given to the child, unless there is a need."

[Durr Mukhtār ma' Radd al-Muhtār, vol 5, 696]

It is further stated in Bahār-e-Sharī'at that if it becomes known from an indication that giving [a food item] for a specific child was intended, then the parents can't eat it for themselves. For example, if someone is eating something and a child reaches them, and then a little is taken and given to the child. From here it becomes known that it was not intended to give to the parents, and it also becomes known that it is not correct for the parents to use those items that are not for eating which are given to a non-bāligh, unless there is a need.

[Bahār-e-Sharī'at, vol 3, part 14, pg 79]

If the guardian transfers ownership of money to a non-bāligh, then the Zakāh of this money is not on anyone because Zakāh is not fard on a non-bāligh, just as it is stated in the mutūn [texts].

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

**Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri**

Translated by Hamza Hussain and Haider Ali